حافظ صلاح الدین یوسف☆

ہمارے پیغمبر ﷺ کے خلاف یہ شوخ چشمانہ جسارت !......

لمحہ فکریہ

ڈنمارک کے ایک وریدہ دہن، بدباطن اور متعصب شخص نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، وہ تو ہے یہی بہت بڑا مجرم اور واجب القتل، لیکن اس گستاخ رسول کی ہمنوائی کرنے والے اور اس کو ہلاشیری دینے والے کون ہیں اور کیا ہیں؟ یہ بات بھی ہمارے لئے قابل غور ہے۔

پھر صرف اسی ایک شخص یا صرف ایک ہی ملک کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیوں؟ کیا اس کی تائید وہمنوائی کرنے والے اور اس گستاخی کی عام اشاعت کرنے والے مجرم نہیں؟

یقیناً یہ سب کے سب اسی طرح مجرم ہیں جس طرح ڈنمارک کا کارٹونسٹ اور اخبار کا ایڈیٹر مجرم ہے۔ اس لئے کہ مغرب اور یورپ کے دیگر ممالک بھی اس کو پسند کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے ہیں۔

یہ صورت حال ہم سب مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ایک اس اعتبار سے کہ ان کی اس شوخ چشمانہ جسارت میں ہماری اپنی کوتاہیوں کا کتنا دخل ہے؟ مغرب کے مستشرقین نے ہمارے پیغمبر کا جو خلاف واقعہ ہیولیٰ تیار کیا ہے اور اس کو اپنے پروپیگنڈے کی قوت سے اپنے عوام وخواص کے دلوں اور دماغوں میں بٹھا دیا ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ان کی زبان وقلم سے ہوتا رہتا ہے۔ ہم نے مستشرقین کی ان مبغوض ومذموم کارروائیوں کے خلاف کچھ کیا ہے؟ ان کے متعصبانہ پروپیگنڈے کا توڑ مہیا کیا ہے؟ اور اپنے پیغمبر کی عظمت اور آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کا صحیح تصور ان کے سامنے پیش کیا ہے؟ ظاہر بات ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ ہم نے یہ کام نہیں کیا ہے یا جس وسیع پیمانے پر اس کام کے کرنے کی ضرورت تھی، اس طرح ہم نے نہیں کیا ہے۔

دوسرے اس اعتبار سے بھی یہ قابل غور ہے کہ دنیا میں ہر مذہب کے پیشواؤں اور رہنماؤں کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کی شخصی عظمتوں کو استہزا ومذاق کا موضوع بنانے سے گریز کیا جاتا ہے، لیکن ہمارے پیغمبر کا خاکہ اڑانے میں کسی کو کوئی باک نہیں، کسی کو کوئی اندیشہ اور ڈر نہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ یہ سب مسلمان ممالک میں مسلط حکمران طبقے کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے، یہ سب مغرب کے ذہنی غلام بھی ہیں اور ان کے دریوزہ گر بھی۔ مغرب کے لوگ ہمارے آقا اور ان کے داتا بنے ہوئے ہیں، وہ ہمیں غلاموں اور بھیک منگوں سے زیادہ حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں۔

جب تک یہ صورت حال تبدیل نہیں ہوتی اور ہم کاسہ گدائی توڑ کر صرف اپنے ہی وسائل پر انحصار نہیں کرتے۔ ہم ان کو ان کی اس جسارت بے جا سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

☆ مدیر شعبہ تحقیق وتالیف، مکتبہ دار السلام، لاہور